

اداریہ
جون 2025

اہلِ سُنّت تم کہاں ہو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین و الصلوٰۃ و السلام علی خاتم النبیین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

مسلک اہل سنت و جماعت جو کہ صداقتوں کا امین ہے، آج اتنی سازشوں میں گھر چکا ہے کہ ظلمات بعضھا فوق بعض۔ کہیں ایرانی اور برطانوی فنڈ سے رفض پھیلایا جا رہا ہے اور محبت اہل بیت رضی اللہ تعالی عنھم کا خوبصورت نعرہ لگا کر باطل رافضی عقائد کی ترویج کی جا رہی ہے اور کہیں سعودی عرب، کویت اور عرب امارات کے فنڈ سے خارجیت اور ناصبیت کا دھندا کیا جا رہا ہے۔ اور توحید اور حب صحابہ رضی اللہ تعالی عنھم جیسے خوبصورت نعروں کی آڑ میں ناصبیت اور خارجیت پھیلائی جا رہی ہے۔ اہل سنت و جماعت حد درجہ مظلوم ہیں جو رفض و تفضیلیت اور خارجیت و ناصبیت کی چکی کے دو پتھروں کے درمیان پس رہے ہیں۔ یہ کسی کی ایڈ قبول نہیں کرتے۔ مسلک اہل سنت و جماعت اللہ تعالی کے فضل و کرم اور رسول اکرم ﷺ کی نگاہِ عنایت سے اپنی صداقت اور حقانیت کے بل بوتے پر قائم ہے اور ماشاء اللہ عزوجل ترقی کر رہا ہے۔ کچھ لوگ جو روافض کی بی ٹیم کا کردار ادا کر رہے ہیں، روافض کو ان سے یہ مطلوب نہیں کہ وہ رافضی ہونے کا اعلان کر دیں۔ روافض کا مفاد اس میں زیادہ ہے کہ وہ کہلائیں تو سنی مگر اہل سنت میں رفض کا زہر تدریجاً پھیلائیں۔ چونکہ اکثر اہل سنت روافض کے ساتھ ملنے والی فکری سرحد کو محفوظ سمجھتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس سرحد سے بہت سے اہل سنت کو اغوا کیا جا رہا ہے۔ بہت کم علماء ہیں جو اس حقیقت کو سمجھتے ہیں اور اہل سنت کا رفض سے فرق بیان کرتے ہیں۔ کسی بھی متاع گراں مایہ کو لوٹنے کے لیے پہلے اس کے پہریدار پر حملہ کیا جاتا ہے۔ چونکہ بندہ ناچیز دیگر محاذوں کی طرح اس محاذ پر مدتوں سے مسلک اہل سنت کے تحفظ کی جنگ لڑ رہا ہے اور میری منظم جدو جہد سے مخالفین کو ضرب کاری لگی تو روافض نے اپنے آپ کو میری ضربوں سے بچانے کے لیے اپنی بی ٹیم کو بھاری رقوم دے کر معاذ اللہ مجھے خاموش کرنے یا ختم کرنے کا ٹاسک دیا۔ اس پس منظر میں مجھ پر جھوٹا الزام لگا کر مجھے پابند سلاسل کیا گیا۔ اس دوران وہی سلوک میرے ساتھ کیا گیا جو خطرناک ترین دہشت گردوں سے کیا جاتا ہے۔ جس رویے کا نتیجہ معاذ اللہ یہی سامنے رکھا گیا تھا کہ اگر یہ بچ بھی جائے تو رہائی کے بعد چلنے، پھرنے، سوچنے، سمجھنے اور بولنے کی صلاحیتوں سے معاذ اللہ محروم ہو جائے۔ یہ میرے اللہ تعالی کا خاص فضل و کرم اور میرے رسول اللہ ﷺ کی مجھ پر خاص عنایت ہے کہ میں پھر پہلے کی طرح اپنا تدریسی اور تبلیغی کام کر رہا ہوں۔ تمام محاذوں پر کلمہ حق بلند کر رہا ہوں۔ انٹرنیشنل ایجنسیوں اور بین الاقوامی باطل قوتوں نے مجھے زیر کرنے کی سرتوڑ کوشش کی مگر انہیں منہ کی کھانی پڑی ہے۔ افسوس ہے کہ بعض اہل سنت کو اس سازش کے پانچ سال گزر جانے کے بعد بھی اس کا ادراک نہیں ہو رہا۔ اور جان ہتھیلی پہ رکھ کے ہمہ وقت ڈیوٹی دینے والے محافظ پر لگائے گئے جھوٹے الزام کے بارے میں ابھی بھی وہ شکوک و شبہات کا شکار ہیں۔ ایسے حضرات کو میں پھر ایک بار دعوت فکر دیتا ہوں۔ کچھ علماء اس غلط فہمی میں رہے کہ مسئلہ فدک تو یہ الفاظ استعمال کیے بغیر بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ ان کو یہ خبر نہیں کہ موضوع مطلق مسئلہ فدک کو بیان کرنا نہیں تھا، وہ تو ہم ہمیشہ لفظ خطاء اجتہادی کے بغیر ہی بیان کرتے رہے ہیں۔ اصل میں موضوع مسئلہ فدک سے



اہلِ سُنّت تم کہاں ہو؟

اداریہ
جون 2025

متعلق روافض کے ایک اعتراض کا جواب دینا ہے۔جس میں وہ معاذ اللہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ ظالم اور غاصب قرار دے رہے ہیں۔اب معترض کو ہم اپنی طرف سے تو پابند نہیں کر سکتے کہ وہ یہ لفظ بولے اور وہ لفظ نہ بولے۔اور نہ ہی ہم حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفاع سے معاذ اللہ چشم پوشی کر سکتے ہیں۔کیونکہ ان کو معاذ اللہ غاصب کہنے سے ان کے جمع کردہ قرآن، خلافت بلافصل اور اسلام کے پورے قلعے پر حملہ ہوتا ہے۔

مسئلہ فدک اس لیے گھمبیر ہے کہ روافض کے اس میں متعدد دعوے ہیں اور بعض بعض سے معارض ہیں۔نتیجۃً اہل سنت کی طرف سے جوابات کے سلسلہ میں بھی ایسی ہی صورت حال ہے کہ ہماری طرف سے روافض کو دیے گئے بعض جوابات بھی آپس میں متعارض ہو سکتے ہیں کیونکہ مجیب معترض کو پابند نہیں کر سکتا کہ تم اس طرح سے اعتراض کرو، دوسری طرح اعتراض نہ کرو۔لیکن مجیب پر یہ لازم ہے کہ وہ معترض کے ہر طرح کے اعتراض کا جواب دے۔بالخصوص جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا اور کسی عظیم ہستی پر اعتراض کیا جا رہا ہو، تو اس ہستی کا دفاع لازم ہے۔روافض کے مطابق باغِ فدک حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حق تھا۔یہ حق ثابت کرنے کے لیے وہ کئی دعوے کرتے ہیں۔ان کا ایک دعویٰ یہ ہے کہ فدک وراثت کے لحاظ سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔دوسرا دعویٰ یہ ہے کہ فدک ہبہ کے لحاظ سے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔تیسرا دعویٰ یہ ہے کہ فدک وصیت کے لحاظ سے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وسلام اللہ علیٰ ابیہا وعلیہا کا ہے۔ان سب دعووں کے اہل سنت نے بھرپور جواب دیے ہیں۔آپ یہاں ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ روافض کے دعووں میں کتنا تعارض ہے۔اگر رسول اللہ ﷺ فدک پہلے ہی ہبہ کر چکے تھے تو پھر وصیت نہیں کی جا سکتی۔ایسے ہی اگر پہلے ہی فدک حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے چکے تھے تو پھر فدک وراثت کے زمرے میں نہیں آ سکتا۔یاد رہے! روافض کے ان تینوں دعووں میں سے کسی دعوے کا جواب دیتے ہوئے بندہ ناچیز نے حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مطالبہ فدک پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف لفظ خطاء (اجتہادی) کی نسبت نہیں کی۔لہٰذا مخالفین کا یہ الزام درست نہیں کہ بندہ ناچیز نے مطالبہ فدک میں مطلقاً سیدہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خطا (اجتہادی) پر کہا ہے۔ان کا یہ الزام یا تو اصل صورتحال سے بے خبری کی وجہ سے ہے یا خیانت پر مبنی ہے۔ہمارا موضوع ان تینوں دعووں کے سوا صرف چوتھا دعویٰ ہے۔پہلے تین دعووں کا ذکر حضرت پیر سید مہر علی شاہ قدس سرہ العزیز نے تصفیہ کے صفحہ نمبر 45 پر کیا اور چوتھے دعوے کا صفحہ نمبر 46 پر ذکر کیا، جس کو پیر صاحب نے ان الفاظ سے بیان کیا:

"اس موضوع پر ایک اور دلیل جو فریق مخالف کی طرف سے دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بموجب آیۂ تطہیر اہل بیت علیہم الرضوان کو پاک گردانا ہے۔لہٰذا سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فدک کا دعویٰ کرتے ہوئے کسی ناجائز امر کی مرتکب نہیں ہو سکتیں۔"

(تصفیہ مابین سنی وشیعہ، صفحہ:46)

بندہ ناچیز نے اپنی تقریر میں سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب کے الفاظ میں روافض کا چوتھا دعویٰ پڑھ کے پھر پیر صاحب کا جواب پڑھا اور اس کی وضاحت کی۔چونکہ روافض کا چوتھا دعویٰ اہل سنت میں عمومی طور پر بیان نہیں کیا جاتا۔اس لیے اس کے جواب کو بھی



اہلِ سُنّت تم کہاں ہو؟

اداریہ
جون 2025

عجیب سمجھا جاتا ہے۔

روافض نے اس دعوے کی تفصیلات کو تشیید المطاعن وکشف الضغائن، جلد دوم، صفحہ: 81 پر اور موسوعۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جلد 8، صفحہ: 60 پر بیان کیا ہے۔ انہوں نے ان کتابوں میں واضح لکھا ہے: ''انہا کانت معصومۃ من الغلط''۔

یہی بات نعمۃ اللہ جزائری نے بھی لکھی ہے:

و ھل یجوز أن یقال أن فاطمۃ علیھا السلام مع طھارتھا و عصمتھا و أنھا سیدۃ نساء العالمین و سیدۃ نساء اھل الجنۃ کمار و یتم تطلب شیئا لیس لھا۔

(الانوار النعمانیہ جلد: 1، فی نسب الخلفاء، صفحہ: 95، مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات)

روافض کہتے ہیں فدک کے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حق ہونے پر اور کوئی دلیل نہ بھی دیکھی جائے تو یہ دلیل ہی کافی ہے کہ فدک کا سیدہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مطالبہ کیا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مطالبہ کرنا ہی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فرض کر رہا تھا کہ وہ فدک حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیتے۔ یہ اس لیے کہ سیدہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا معصومہ تھیں اور جب وہ یہ مطالبہ کر رہی تھیں تو معصومہ ہونے کی وجہ سے وہ خطا پر نہیں تھیں۔ اور چونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ معصوم نہیں تھے چنانچہ فدک نہ دے کے معاذ اللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظالم اور غاصب قرار پائے۔

یہ مقام جو انتہائی اہم مقام ہے کہ روافض کے بقول معصومہ ہونے کی وجہ سے جب سیدہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا مطالبہ فدک میں خطا پر نہیں تو روافض کے بقول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدک نہ دینے میں معاذ اللہ خطا پر تھے۔ تو پھر معاذ اللہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت اور جمع کردہ قرآن اور پورے دین اسلام پر اعتراض آئے گا۔ بندہ ناچیز کی طرف سے یہاں جواب دیتے ہوئے جو الفاظ بولے گئے، وہ پورے دین کے تحفظ کی نیت سے تھے اور میری نیت میں خطا سے مراد خطا اجتہادی ہی تھی کیونکہ اکابرین کا ایک طبقہ مسئلہ فدک کو اجتہادی لکھتا آیا ہے۔ جو معہود اجتہادی ہو وہاں اجتہادی کی قید نہ بھی لگائی جائے تو مراد اجتہادی ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس کی کئی مثالیں اکابرین کی کتب میں موجود ہیں۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے روافض کا جو اعتراض ذکر کیا ہے اور پھر اس کا جواب دیا ہے۔ اس جواب کی وہی تشریح معتبر ہے جس سے مکمل طور پر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اعتراض اٹھ جائے۔ مطالبہ فدک میں اگر صرف امکانِ خطا مانا جائے جیسا کہ بعض حضرات نے تصفیہ کی عبارت کی وضاحت کی ہے تو روافض کے اعتراضات جوں کے توں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر باقی رہتے ہیں۔

کیونکہ جب خطا کا امکان تھا مگر خطا اجتہادی ہوئی نہیں تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فرض تھا کہ وہ فدک دے دیتے ورنہ معاذ اللہ غاصب قرار پائیں گے۔ دوسری طرف خطائے اجتہادی نہ عیب ہے، نہ گناہ۔ روافض نے یہ اعتراض اپنی کتب میں ایسے بھی لکھا ہے:

انھا لم تدّع ما ادّعتہ کاذبۃ و لیس بعد ألا تکون کاذبۃ الا أن تکون صادقۃ الخ



اہلِ سُنّت تم کہاں ہو؟

اداریہ
جون 2025

خلاصہ یہ ہے کہ دعویٰ فدک میں سیدہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کاذبہ نہیں تھیں۔ جب کاذبہ نہیں تھیں تو صادقہ تھیں۔ جب صادقہ تھیں تو پھر فدک آپ کا حق ہے۔

ہم اہل سنت کے نزدیک بالیقین سیدہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا صادقہ ہیں بلکہ صدیقہ کبریٰ ہیں اور یہ بھی ہے کہ بالیقین فدک (تملیکاً) آپ کا نہیں تھا۔ تو روافض کے جواب میں یہاں بھی خطائے اجتہادی کے قول کے بغیر کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ جبکہ بندہ ناچیز نے پانچ سال سے مخالفین کو یہ ٹائم دے رکھا ہے کہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دفاعِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ میں روافض کو جو جواب دیا، اس جواب کی تشریح میرے والی تشریح سے علیحدہ اگر کوئی آپ کے پاس ہے جس سے روافض کے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ غاصب کہنے والے اعتراض کا جواب آجائے تو آپ تصفیہ کی عبارت کی وہ تشریح پیش کریں۔ مگر پانچ سالوں سے زائد گزر جانے کے باوجود آج تک کسی کو ایسا جواب دینے کی توفیق نہیں ہوئی جس سے سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب کا مقصد پورا ہو کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرگز، ہرگز غاصب نہیں ہیں۔ ہم اہل سنت و جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جانبین کے ادب واحترام کو فرض سمجھتے ہیں۔ راحت جانِ رسول ﷺ حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا وسلام اللہ علی ابیہا وعلیہا کی تعظیم وتوقیر میرا ایمان ہے اور خلیفۃ الرسول ﷺ بلافصل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امام عادل اور خلیفہ برحق ہونا بھی میرا ایمان ہے۔

ایسی صورتحال میں بعض لوگ اپنی ضد پر اس لیے اڑے ہوئے ہیں کہ انہیں روافض نے چابی دے رکھی ہے اور اس مسئلے کو بار بار چھیڑ کر ردِ رفض کے محاذ پر جو ہماری پیش قدمی ہے، اس کو وہ روکنا چاہتے ہیں۔ ان کا چھوڑا ہوا ایک شوشہ تھا کہ یہ لفظ پہلے کسی نے نہیں بولے۔ اصل میں چونکہ روافض کے متاخرین نے یہ چوتھا دعویٰ کیا تھا تو ہمارے جو اکابرین روافض کے اس اعتراض اور اس دعوے پر مطلع ہوئے، انہوں نے اس کا جواب دیا اور جن حضرت تک یہ اعتراض ہی نہیں پہنچا تو ان سے جواب کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے۔ ہاں! اگر ایسا ہوتا کہ ہمارے اکابرین کی کتابوں میں روافض کا یہ چوتھا دعویٰ ذکر کیا گیا ہوتا اور انہوں نے اس کا جواب نہ دیا ہوتا تو پھر مخالفین کچھ کہہ سکتے تھے۔ جبکہ ہمارے جو اکابر بھی اس اعتراض اور روافض کے چوتھے دعوے پر مطلع ہوئے، انہوں نے جواب وہی دیا جو ہم نے دیا۔ عظیم ماہر علم الکلام حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تک یہ اعتراض پہنچا تو انہوں نے جو جواب دیا، وہ ہماری کی گئی تشریح کی تائید کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حضرت امام پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ روافض کے ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

الشبهة الثانية عشر: ومنها قولهم إن فاطمة رضي الله عنها معصومة لقوله تعالى "إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا" (الاحزاب: 33) أو لقوله عليه السلام "فاطمة بضعة مني" - الخ. والنبي ﷺ معصوم فكذا بضعته فتكون صادقة في دعوى الميراث فإن ظهور الكذب ينافي العصمة.



اہلِ سُنّت تم کہاں ہو؟

اداریہ
جون 2025

الجواب: أن العصمة من خواص الانبياء. وأما فی غیرهم فیحتاج فی الاثبات إلی دلیل ولم یوجد. وأما قوله تعالی "إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا" (الاحزاب: 33) فلا یصلح دلیلا علی عصمة فاطمة رضی الله عنها فإن الازواج المطهرات داخلة فی الآیة ولیس بمعصومات اتفاقا منا ومن الشیعة فکذا بقیة اهل البیت. کذا فی شرح المواقف والصواعق المحرقة. أما بیان دخولهن فی الآیة فلأنه سیاق الآیة وسیاقها نازل فی شانهن فاخراجهن من الآیة مخرج الکلام عن الصفة. ولکثرة ورود الاحادیث فی أن نسائه من أهل البیت وورود صیغة المذکر للتغلیب. وأما معنی الآیة فیحتمل أن یکون أن الله یرید أن یغفر کم أو غیره. وأما الجواب عن قوله علیه السلام "فاطمة بضعة منی" فهو مجاز للشفقة والقرابة وأیضا لا یلزم مساواة الجزء للکل فی کل الاحکام. وههنا جواب آخر وهو أنه لو سلم عصمتها فلا تثبت مدعاکم ایضا فإن ادعائها المیراث خطأ منها فی الاجتهاد والمجتهد قد یخطی وان کان معصوما. ألا تری إلی قصة داؤود علیه السلام فی قضاء الحرث والغنم کذا ذکره الکرمانی قدس سره.

بارہواں شبہ: شیعہ کا کہنا ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا معصوم ہیں۔ اس پہ دلیل اللہ عزوجل کا فرمان ہے: "إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا" (الاحزاب: 33) (ترجمہ): "اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے"۔ نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے"۔ تو نبی کریم ﷺ جب معصوم ہیں تو ان کے جگر کا ٹکڑا بھی معصوم ہو گا پس وہ اپنے میراث کے دعویٰ میں سچی ہیں۔ کیونکہ ان سے جھوٹ کا ظاہر ہونا عصمت کے منافی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ عصمت انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے اور رہے غیر انبیاء تو ان کی عصمت کے ثبوت کے لیے دلیل کی حاجت ہے۔ مگر دلیل نہ پائی۔ رہی مذکورہ آیت کریمہ تو وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عصمت پر دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن آیت میں داخل ہیں اور وہ معصوم نہیں، اس پر ہمارا اور شیعہ کا اتفاق ہے۔ تو بقیہ اہل بیت بھی اسی طرح ہیں جیسا کہ شرح مواقف اور صواعق محرقہ میں ہے۔ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کا آیت میں داخل ہونا ایک تو اس وجہ سے ہے کہ یہ آیت کا سیاق ہے کہ وہ انہیں کی شان میں نازل ہوئی تو ان کو آیت سے خارج کرنا، کلام کو اس کے وصف سے نکال دے گا۔ دوسری وجہ یہ کہ اس بارے میں احادیث کثرت سے وارد ہیں کہ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن اہل بیت میں داخل ہیں اور مذکورہ کا صیغہ تغلیب کی وجہ سے وارد ہے۔ احتمال ہے آیت کا معنیٰ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمانے کا ارادہ فرمایا، یا اس کے علاوہ کوئی مناسب معنیٰ ہو گا۔ حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ مجاز ہے اور شفقت و قربت مراد ہے۔ یہ بھی کہ جز کی کل سے تمام احکام میں مساوات لازم نہیں۔ یہاں اس کا ایک اور جواب ہے وہ یہ کہ اگر ان کی عصمت تسلیم کر بھی لی جائے تو تمہارا مدعا پھر بھی ثابت نہیں کیونکہ ان کا دعویٰ



اہلِ سُنّت تم کہاں ہو؟

اداریہ
جون 2025

میراث اجتہادی خطا تھی اور مجتہد بھی خطا کر جاتا ہے اگرچہ معصوم ہو۔ کیا آپ حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ نہیں جانتے جو کھیتی اور بکریوں کے بارے میں انہوں نے فیصلہ کیا جیسا کہ کرمانی قدس سرہ نے ذکر کیا۔

(الجزء المفقود لمرام الکلام یعنی دفاع صحابہ واہل بیت (مصنفہ: امام پرہاروی)، صفحہ: 247،119 فرید بک سٹال لاہور)

روافض اپنی بی ٹیم کو میرے پیچھے لگا کر اور سادہ لوح اہل سنت کو مذبذب کر کے بہت بڑی واردات کر رہے ہیں۔ اور ایسے حملوں میں مصروف ہیں جو اہل سنت کے مستقبل کے لیے بہت ہی خطرناک ہیں۔

پہلا حملہ: خطائے اجتہادی کی حقیقت کا انکار کرنا:

روافض شروع سے خطائے اجتہادی کے منکر ہیں جبکہ یہ اہل سنت کے اصول میں سے ہے اور صحیح بخاری کی حدیث قال رسول اللہ ﷺ: إذا حكم الحاكم فاجتهد، ثم اصاب فله اجران، وإذا حكم فاجتهد، ثم اخطا فله اجر. (آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب حاکم کوئی فیصلہ اپنے اجتہاد سے کرے اور فیصلہ صحیح ہو تو اسے دوہرا ثواب ملتا ہے اور جب کسی فیصلہ میں اجتہاد کرے اور خطاء کر جائے تو اسے ایک ثواب ملتا ہے) (کتاب الاعتصام والسنۃ، باب اجر الحاکم اذا اجتہد فاصاب او اخطا، حدیث نمبر: 7352) سے ثابت ہے۔ اب اہل سنت کی طرف منسوب ایک گروپ بڑی شدومد کے ساتھ خطائے اجتہادی جو مجتہد کی شان اور باعث اجر وثواب ہے، اس کے رد اور اس کا مذاق اڑانے میں مصروف ہے۔ وہ شعوری یا غیر شعوری طور پر روافض کی ہمنوائی کر کے مسلک اہل سنت پر روافض کے ایک بہت بڑے حملے کا دروازہ کھول رہے ہیں۔ روافض نے اپنی کتابوں میں خطائے اجتہادی کا انکار کرتے ہوئے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر محدثین صحاح ستہ تک اور اہل سنت کے تمام بڑے مفسرین اور چودہ صدیوں کے ائمہ پر توہین رسالت ﷺ کا جھوٹا الزام لگا رکھا ہے، اہل سنت کو توہین رسالت ﷺ کے جھوٹے الزام سے بچانے میں خطائے اجتہادی کی حقیقت کا بہت بڑا دخل ہے۔ جب آج روافض کی بی ٹیم خطائے اجتہادی کے منکر بن رہے ہیں تو دوسرے لفظوں میں یہ لوگ اہل سنت پر روافض کے توہین رسالت ﷺ کے جھوٹے الزام کو تقویت دے رہے ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک جھوٹ اور خطائے اجتہادی میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ جھوٹ ایک عیب اور گناہ ہے جبکہ فرمان رسول ﷺ کے مطابق مجتہد کی خطائے اجتہادی میں اجر وثواب ہے۔

دوسرا حملہ: جھوٹ اور خطاء اجتہادی کو ایک قرار دینا:

اہل سنت کے نزدیک جھوٹ اور خطائے اجتہادی میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ جھوٹ عیب اور گناہ ہے جبکہ خطائے اجتہادی باعث اجر وثواب ہے۔ روافض کی واردات یہ ہے کہ وہ جھوٹ اور خطائے اجتہادی کو غلط مبحث سے ایک چیز ہی بنا کر پیش کرتے ہیں۔ یہی دھندا حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مطالبہ فدک کے لحاظ سے تفضیلیوں نے بھی اپنی تقاریر میں شروع کر رکھا ہے جس سے رافضی بغلیں بجا رہے ہیں اور اہل سنت کے چودہ صدیوں کے اکابر کو کوس رہے ہیں کہ مسئلہ

اہلِ سنت تم کہاں ہو؟

اداریہ
جون 2025



فدک میں چودہ صدیوں کے بعد اب آ کر بعض اہل سنت نے بھی حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مسئلہ فدک میں سچا مان لیا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت نے چودہ صدیوں میں بھی اور آج بھی حضرت سیدہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف مسئلہ فدک وغیرہ میں کبھی بھی کذب کی نسبت نہیں کی اور ہمیشہ ان کو سچا مانا ہے کیونکہ خطائے اجتہادی کے قول سے اصول کے مطابق ہرگز سیدہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف معاذ اللہ کذب کی نسبت نہیں ہوتی، کیونکہ خطاء اجتہادی ہرگز جھوٹ نہیں ہے بلکہ باعث ثواب ہے۔

تیسرا حملہ: غیر نبی کو کسی نبی علیہ السلام سے افضل ماننا:

غیر نبی کو کسی بھی نبی ﷺ کے برابر یا اس سے افضل ماننا کفر ہے۔ جبکہ روافض اسی چیز کو اپنا دین قرار دیتے ہیں۔ موجودہ حالات میں مسلک اہل سنت کی طرف منسوب بعض لوگوں کا بیانیہ بھی روافض کے قرب کی وجہ سے ان کے کافی قریب ہو گیا ہے۔ چنانچہ یہ بھی غیر نبی کو نبی کے برابر تو کیا افضل ماننا شروع ہو گئے ہیں۔ جو لفظ قرآن مجید میں بعض انبیاء کرام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے استعمال ہیں اور یہ لوگ خود بھی وہ لفظ انبیاء علیہم السلام کے لیے بولتے ہیں مگر انہوں نے وہی لفظ جو ان کے نزدیک کسی نبی کی طرف منسوب کرنا توہین نہیں ہیں، جبکہ اس لفظ کی غیر نبی کی طرف نسبت کو یہ لوگ توہین کہہ رہے ہیں۔ لفظ خطاء (اجتہادی) خود اپنی گفتگو میں اسی ماحول اور عرف میں حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے بولتے ہیں اور مطلقاً بولتے ہیں مگر غیر نبی کے لیے اسے توہین قرار دینے پر مُصر ہیں۔

چوتھا حملہ: غیر نبی کو معصوم ماننا:

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی اور آخری معصوم ہیں۔ جیسے جھوٹی عقیدت کی آڑ میں بعض روافض حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ (اللہ کہتے ہیں) ایسے ہی جھوٹی عقیدت کی آڑ میں تمام روافض حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معصومہ کہتے ہیں۔ اب اہل سنت کی طرف منسوب بعض لوگوں نے بھی صراحۃً یا اشارۃً، کنایۃً حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معصومہ ماننا اور کہنا شروع کر دیا ہے۔ یا کچھ لوگوں نے محفوظ عن الخطاء کا اپنی طرف سے وہ مطلب گھڑ لیا ہے جس میں مصداق کے لحاظ سے معصوم اور محفوظ میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ جبکہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک رسول اکرم ﷺ کے بعد کسی کو بھی معصوم ماننا گمراہی اور بد دینی ہے اور من وجہ ختم نبوت پر حملہ ہے۔ حضرت سیدہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ائمہ مطہرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت کا معاملہ تو ایک طرف رہنے دیجئے، اب تو حالات ایسے بن چکے ہیں کہ رفض کے اثرات بد کی وجہ سے بعض سنی کہلانے والوں میں بھی معصومیت کا لیول معاذ اللہ اتنا نیچے آ چکا ہے۔ امام العلماء حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی قدس سرہ العزیز نے اپنی زندگی کے آخری وقت میں جو کتاب "سیف العطاء" لکھی، اس میں بڑے دکھ سے لکھا:

آج کل عوام بلکہ بعض خواص کا بھی مشائخ کے متعلق رافضیوں اور اہل تشیع جیسا عقیدہ ہے مثلاً آج کل مریدین و متوسلین کا یہ

اداریہ
جون 2025

اہلِ سُنّت تم کہاں ہو؟



عقیدہ ہے کہ مشائخ سے خطا سرزد نہیں ہوسکتی اور ان کا ہر قول وفعل خطا سے پاک ہے۔ (سیف العطاء، ص:215)

نوٹ: روافض کے اہل سنت پر صرف یہ چار حملے ہی نہیں، یہاں اختصار سے ان چار کا ذکر کیا گیا جن میں وہ اہل سنت کو ورغلانے میں معاذ اللہ جلدی کامیاب ہو جاتے ہیں اور کچھ اہل سنت روافض کے ان حملوں کا شکار ہو کے اب ان کے سہولت کار کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ جو جنگ انہیں روافض کے خلاف لڑنی تھی، وہ فریب خوردہ یا بکاؤ مال ہمارے خلاف وہ جنگ لڑ رہے ہیں۔

ان چاروں حملوں کے مقابلے میں بندۂ ناچیز، دیگر بہت سے علمائے حق اور ہمارے فضلاء سینہ تان کے طویل عرصے سے کھڑے ہیں اور بلاخوف لَوْمَۃَ لَائِمٍ مسلک حق کا اسے اکابرین کی ایک امانت سمجھ کے دفاع کر رہے ہیں۔ جبکہ کئی علماء کو یا تو ان حملوں اور ان کی شدت کا ادراک نہیں یا وہ بعض مجبوریوں کی بنیاد پر مصلحت کا شکار ہیں یا کسی نامعلوم وجہ کی بنیاد پر خاموش ہیں؟ جبکہ مسلک اہل سنت اتنا قیمتی سرمایہ ہے کہ جس کے تحفظ کے لیے ہر مصلحت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے، اپنے ذاتی مفادات کو چھوڑتے ہوئے ہر قربانی دینا لازم ہے۔

اپنے صحرا میں بہت آہو ابھی پوشیدہ ہیں
بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں!

والسلام مع الف اکرام

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

بانی ادارہ صراط مستقیم پاکستان

چیئرمین تحریک لبیک یارسول اللہ ﷺ العالمی

24 ذیقعدۃ الحرام 1446ھ/22 مئی 2025ء